سوال

(111)قرآن مجید کی بات عقل کے خلاف ہونیکے وقت فیصلہ کی صورت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرآن مجید میں ہے :

أَفَلَا تَعْقِلُونَ -أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَآ

ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید کو بھی عقل ہی سے پرکھنا چاہیے۔ اگر خدانخواستہ قرآن مجید کی کوئی بات ہماری سمجھ میں نہ آئے یا ہم اسے اپنی عقل کے خلاف سمجھیں توفیصلہ کی کیا صورت ہوگی ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال دو ہیں ۔ ایک یہ کہ سمجھ میں نہ آئے ۔ ایک یہ کہ عقل کے خلاف ہو۔ سمجھ میں نہ آنے سے کسی چیز کا انکار نہیں ہوسکتا ۔ اس کے متعلق قرآن مجید کا فیصلہ موجود ہے

بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ --سورۃ یونس 39

بلکہ انہوں نے اس چیز کو جھٹلا دیا جس کے علم کا انہوں نے احاطہ نہیں کیا ۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ جیسے ہم روح کو جھٹلا دیں ۔ صرف اس کی بناء پر کہ ہمیں اس کی حقیقت معلوم نہیں ۔ تو یہ بالکل غلط ہے ۔ کیونکہ جب تک کسی چیز کی حقیقت معلوم نہ ہو تو اس کا انکار عقل کی کمزوری ہے ۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ قرآن مجید کی کوئی بات عقل کے خلاف ہو اس کا جواب یہ ہے کہ کئی دفعہ انسان اپنی کمزوری سے کسی بات کو اپنی عقل کے خلاف سمجھ لیتا ہے اور واقعہ میں وہ عقل کے خلاف نہیں ہوتی ۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کفار کہتے تھے کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہڈی بوسیدہ ہو کر خاک میں مل جائے اور پھر وہ دوبارہ انسان بن جائے جیسے اللہ تعالی سورہ یٰس میں فرماتے ہیں :

قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ --سورۃ یٰس 78

''یعنی انسان کہتا ہے کہ ہڈیوں کو کون زندہ کرسکتا ہے جس حالت میں کہ وہ بوسیدہ ہو چکی ہوں''

البتہ کوئی بات ہر ایک کی عقل کے خلاف ہو تو اس کو جھٹلایا جا سکتا ہے مگر قرآن مجید میں کوئی ایسی بات نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص197

محدث فتویٰ